بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث جابر بن سمرہ (متعلقہ ترک رفع یدین) پر بعض الناس کے اعتراضات کے جوابات

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

عرض یہ ہے کہ غیر مقلدین عموماً اور انجینئر مرزا محمد علی خصوصاً صحیح مسلم میں موجود حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی ترک رفع الیدین والی روایت پر اعتراض کرتے ہوئے کچھ باتیں کہتے ہیں جس سے عوام میں شبہ ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی باتوں کا خلاصہ یہ پانچ چیزیں ہیں۔ ان کا جواب عنایت فرمائیں تاکہ عوام ان کے شبہات سے بچ سکے۔ جزاکم اللہ خیرا ًواحسن الجزاء

سائل: محمد احمد جان، انڈیا

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آسانی کی خاطر ہر شبہ کو الگ الگ ذکر کرکے جواب دیا جاتا ہے۔

شبہ نمبر1:

امام مسلم ایک ہی جزو کے تعلق سے روایت ایک کے بعد ایک بیان کرتے ہیں اور امام مسلم کا یہ معمول ہے۔

جواب:

اولاً..... یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول یہ ہے کہ آپ جن روایات کے مضمون کو قدرِ مشترک سمجھتے ہیں ان کے مختلف طرق کو ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں۔ اس مقام پر آپ کا مقصود نماز میں سکون کرنے، بے جا حرکات سے اجتناب اور صفوں کی درستی کے متعلق روایات کو جمع کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے آپ نے دو طریق ذکر کیے ہیں:

- طریقِ تمیم بن طرفہ
- طریقِ عبید اللہ بن قبطیہ

تمیم بن طرفہ کے طریق میں "اُسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ" (نماز میں سکون کرو!) کے الفاظ سے رکوع وسجود کا رفع یدین منع ثابت ہوتا ہے (فقہاء ومحدثین اور دیگر محققین کا استدلال آگے آ

رہا ہے)، عبید اللہ بن قبطیہ کے طریق سے سلام کے وقت ہاتھوں کا اشارہ ممنوع قرار پاتا ہے اور "أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ" (تم ایسے صف کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے صفیں بناتے ہیں) سے صفوں کی درستی ثابت ہوتی ہے۔

ثانیاً..... حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو کئی فقہاء و محدثین اور محققین نے ترک رفع یدین کی دلیل بنایا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:

1: امام ابو الحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری البغدادی الحنفی (ت428ھ)[(1)]

2: شمس الائمہ امام محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی (ت483ھ)[(2)]

3: علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی (ت587ھ)[(3)]

4: امام ابو محمد علی بن زکریا المَنْبِجِی الحنفی (ت686ھ)[(4)]

5: علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی الحنفی (ت743ھ)[(5)]

6: امام جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی الحنفی (ت762ھ)[(6)]

7: حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی (ت855ھ)[(7)]

8: علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف ابن نجیم الحنفی (ت970ھ)[(8)]

9: ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی الحنفی (ت1014ھ)[(9)]

10: علامہ شیخ محمد ہاشم سندھی (ت1174)[(10)]

11: حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی (ت1302ھ)[(11)]

12: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی (ت1369ھ)[(12)]

---

(1) التجرید: ج2ص519

(2) المبسوط للسرخسی: ج1ص25

(3) بدائع الصنائع للکاسانی: ج1ص207

(4) اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب: ج1ص256

(5) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق: ج1ص311

(6) نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ: ج1ص472

(7) شرح سنن ابی داؤد: ج3ص29

(8) البحر الرائق شرح کنز الدقائق: ج1ص341

(9) فتح باب العنایۃ: ج1ص258

(10) کشف الرین

(11) اعلاء السنن للعثمانی: ج3ص56

(12) فتح الملہم: ج3ص317

13: شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی (ت 1394ھ)(13)

14: مولانا الشیخ محمد عبد اللہ بن مسلم البہلوی (ت 1398ھ)(14)

15: شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی (ت 1402ھ)(15)

16: رئیس المناظرین حجۃ اللہ فی الارض مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی (ت 1421ھ)(16)

17: مناظر اسلام حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی(17)

شبہ نمبر2:

اس روایت میں رکوع والے رفع الیدین کا بھی کوئی تذکرہ نہیں۔

جواب:

اس روایت کے الفاظ "اُسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ" (نماز میں سکون اختیار کرو!) سے رکوع اور سجود والے رفع یدین کا ترک ثابت ہوتا ہے۔ علامہ بدر الدین محمود بن احمد العینی اور امام جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف الزیلعی نے اس حدیث کے متعلق تصریح کی ہے:

انما يقال ذلك لمن يرفع يديه في اثناء الصلوة وهو حالة الركوع او السجود ونحو ذلك.(18)

ترجمہ: یہ الفاظ (کہ نماز میں سکون اختیار کرو!) اس شخص کو کہے جاتے ہیں جو دوران نماز رفع یدین کر رہا ہو اور یہ حالت رکوع یا سجود وغیرہ کی ہوتی ہے۔

شبہ نمبر3:

اس سے پھر شروع نماز کے رفع الیدین کو بھی ترک کرنا لازم ہوگا۔

جواب:

اس سے شروع والے رفع یدین کا ترک لازم نہیں آتا کیونکہ حدیث کے الفاظ ہیں:

"اُسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ" (نماز میں سکون اختیار کرو!)

یہاں لفظ "فِي الصَّلَاةِ" ہے جس کا معنی "نماز میں سکون" ہے اور شروع والے رفع یدین کے متعلق "عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ" (نماز کی ابتداء کے وقت) وغیرہ جیسے الفاظ مروی

---

(13) اعلاء السنن للعثمانی: ج3 ص56

(14) ادلۃ الحنفیۃ: ص167

(15) اوجز المسالک: ج2 ص66

(16) تجلیات صفدر: ج2، ص313

(17) نور الصباح: ج1 ص76

(18) شرح سنن ابی داؤد للعینی: ج3 ص297، نصب الرایۃ: ج1 ص472

ہوتے ہیں۔ ابتداءِ صلوٰۃ کے وقت رفع یدین اور نماز کے اندر رفع یدین میں واضح فرق ہے، اس لیے "اُسۡکُنُوۡا فِی الصَّلَاۃِ" کے الفاظ سے شروع والے رفع یدین کا منع ثابت نہیں ہوتا۔

شبہ نمبر4:

یہ لوگ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک خواب بھی بیان کرتے ہیں کہ ان کے استاذ نے ایک خواب دیکھا۔ اس خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔

جواب:

غیر مقلدین اور انجینئر مرزا محمد علی صاحب بزرگوں کے خوابوں کے بارے میں ایسی سخت اور مضحکہ خیز باتیں کرتے رہتے ہیں کہ الامان والحفیظ اور اب یہاں خواب سے ایک شرعی مسئلہ کا اثبات کر رہے ہیں! بھلا ان کا یہ استدلال کہاں درست ہو سکتا ہے؟! نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ امتی کے خواب سے شرعی مسئلہ کا اثبات نہیں ہوتا بلکہ دلیل سے ہوتا ہے۔

شبہ نمبر5:

یہ لوگ مفتی محمد تقی عثمانی مد ظلہم العالی کا ایک حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ صحیح مسلم کی اس روایت کو ترک رفع یدین پر محمول کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

جواب:

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ نے ترک رفع یدین کے دلائل پر مشتمل ایک تحریر کی تصدیق کرتے ہوئے "الجواب صحیح" لکھا ہے۔ ان دلائل میں یہی حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ موجود ہے۔ انجینئر مرزا محمد علی صاحب جن کو اپنا استاذ مانتے ہیں وہی زبیر علی زئی صاحب اپنے رسالہ "**الحدیث**" میں ان الفاظ میں اس حقیقت کا اقرار کرتے ہیں:

> www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net
>
> الحدیث: 93　　11
>
> حافظ زبیر علی زئی
>
> **مسئلہ رفع یدین اور مزاری دیوبندی کے شبہات**
>
> مری سے تحمل حسین صاحب نے ایک چار ورقی پمفلٹ: ''مسئلہ رفع یدین'' کے عنوان سے بھیجا ہے، جسے کسی دوست محمد مزاری دیوبندی نے لکھا ہے اور محمد رفیع عثمانی دیوبندی نے اس پمفلٹ کی تصدیق کی ہے، نیز محمد تقی عثمانی، محمد عبدالمنان اور عبدالرؤف وغیرہم نے ''الجواب صحیح'' لکھ کر اس پر مُہریں لگائی ہیں۔ تحمل حسین صاحب کے مطالبے پر

ماہنامہ "الحدیث" کے اس شمارہ میں ص 19 پر دلیل نمبر 13 کے تحت حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ موجود ہے جس سے ترکِ رفع یدین پر استدلال کیا گیا ہے۔

اب انجینئر مرزا محمد علی صاحب کو اور غیر مقلدین کو بھی مان لینا چاہیے کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ اس روایت کو مستدل بنانے سے اتفاق کرتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

14-جولائی 2020ء